بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استقامت (راست بازی) نور اور ہدایت ہے

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو انتہائی بردبار اور نہایت سخی ہے، وہ جسے چاہتا ہے ، راہ مستقیم کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے حق نازل فرمایا اور اسے قائم فرمایا اور اس پر عمل پیرا ہونے کو استقامت کا نچوڑ بنایا۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد (صل اللہ علیہ وسلم) ہمارے پیغمبر اور رسول ہیں، جو سب سے زیادہ امین اور قابل اعتماد ہیں اور جنہیں اللہ تعالی نے مسلمانوں کی رہنمائی کی لیے مبعوث فرمایا۔ اللہ آپ (ﷺ) پر، آپ کے اہل بیت پر، اور صحابہ پر اور جس کسی نے آپ کی پیروی سچائی کے ساتھ کی، اس پر قیامت کے دن تک درود و سلام نازل فرمائے۔

اے اللہ کے بندو

اللہ سے ڈرو ٹھیک اسی طرح جیسے کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اللہ کی پیروی اس طرح کرو جیسے کوئی سچا مومن اللہ کے تئیں اپنے فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ کرتا ہے۔ آپ کو جاننا چاہیے کہ اللہ نے انسان کو تخلیق فرمایا اور اسے راہ مستقیم دکھائی جس کی اسے اپنی زندگی بھر پیروی کرنی ہے، ایک ایسی راہ جس پر چلنا ہر شخص کے لیے یوم قیامت کو نجات کا ذریعہ ہو گا۔ اللہ حق سبحانہ فرماتے ہیں: [وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (اور یہ کہ یہی (شریعت) میرا سیدھا راستہ ہے سو تم اس کی پیروی کرو، اور (دوسرے) راستوں پر نہ چلو پھر وہ (راستے) تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے۔ یہی وہ بات ہے جس کا اس نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ)][1]

مزید یہ کہ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی عبادتوں میں اس سے رہنمائی اور استقامت طلب کریں۔ وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اور اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ پڑھتے ہیں [إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ () اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ () ((اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں () ہمیں سیدھا راستہ دکھا)][2]۔ روایت ہے کہ سفیان بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) نے رسول اکرم (ﷺ) سے سوال کیا اور کہا «یا رسول اللہ، اسلام کے بارے میں مجھے کچھ ایسی بات بتائیے جو میں آپ کے سوا کسی اور سے نہیں دریافت کر سکتا ہوں۔" رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، "کہو آمَنْتُ بِاللهِ (میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں)، اور پھر اس پر سختی سے قائم رہو۔"

اے مسلمانو

مسلمان کی استقامت میں اللہ کے تئیں، خود کے تئیں اور بنی نوع انسان کے تئیں اچھا سلوک کرنا بھی شامل ہے۔ ایک جانب اللہ کے تئیں استقامت یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے رب کے حوالے کردے اور اپنے تمام معاملات اللہ کے سپرد کردے اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر نیک اعمال کرے [بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّـهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ

[1] سورة الانعام -153

[2] سورة الفاتحہ - 5-6

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (ہاں، جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا (یعنی خود کو اللہ کے سپرد کر دیا) اور وہ صاحبِ احسان ہو گیا تو اس کے لئے اس کا اجر اس کے رب کے ہاں ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے)][3]۔

اسی طرح انسانیت کے تئیں راست بازی کا رویہ اختیار کرنا اپنے خالق کے تئیں راست بازی کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالی کے تئیں استقامت اختیار کرنے والا فرد لازمی طور پر اللہ کی مخلوق کے تئیں بھی راست باز ہو گا۔ وہ ان کے ساتھ درست طریقہ پر ان کے ساتھ سلوک کرے گا، ان کے ساتھ مہربان ہو گا اور ان کی خطاؤں کو معاف کردے گا۔ اسی لیے رسول اللہ کی احادیث مبارکہ میں تقوی اور لوگوں کے ساتھ اچھے سلوک کو یکجا کیا گیا ہے۔ رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا: (تم چاہے جہاں بھی رہو، اللہ سے ڈرو، اگر تم سے کوئی برا عمل سرزد ہوجائے تو اس کے بعد اگر تم ایک نیک عمل کرو تو یہ نیک عمل اس برے عمل کو مٹا دے گا، اور لوگوں کے ساتھ نیک کردار کے ساتھ سلوک کرو")۔

دوسرے معنوں میں، بنی نوع انسان کی راست بازی، اس کی اپنے تئیں اپنے رویے کی کمزوریوں سے دور رکھنے اور عظیم مسائل سے اس سے منسلک کرنے میں مضمر ہے۔ دراصل راست بازی کو ہر ایک اہم معاملات کے ساتھ نہایت آسان معاملات کا بھی احاطہ کرنا چاہیے۔ یعنی، کوئی چیز لینے میں نرم خوئی، احسان پر شکر گزاری، جانے کے لیے اجازت طلبی، چلنے میں میانہ روی، گفتگو میں دھیمی آواز، منصفانہ نظر اور بیٹھنے میں سیدھا بیٹھنا یہ تمام ایسے معاملات ہیں جن پر ہر اس شخص کو عمل پیرا ہونا چاہیے جو استقامت اختیار کرنے کے لیے دوسروں سے حسن سلوک کرنے کی راہ کا انتخاب کرتا ہے۔

بے شک استقامت انسانی زندگی کو فضائل سے پُر کر دیتی ہے، جو پاکیزگی سے پُر اور عفت سے سجائی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ بلاشک و شبہ ایک عظیم المرتبت شخص کی زندگی ہوتی ہے جسے اس کے رب نے عزت بخشی اور اپنی مخلوق میں دوسروں کے مقابلہ ترجیح یافتہ بنایا ہے۔ راست بازی انسان کو بلندی عطا کرتی ہے، اس کا دل پاک کر دیتی ہے اور اس کی زبان کو عفت بخشتی ہے اور اس طرح اسے کوئی گناہ کرنے سے روکتی ہے اور فحش کلامی سے بچاتی ہے۔ یہ راست بازی کی وجہ سے ہے کہ انسان کو تمام فضائل عطا کیے جاتے ہیں اور وہ خود کو برائی میں ملوث ہونے سے روکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ رب کریم نے اپنے پیغمبر اور مومنوں کو راست بازی کا حکم دیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں [فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (پس آپ ثابت قدم رہئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی (ثابت قدم رہے) جس نے آپ کی معیت میں (اللہ کی طرف) رجوع کیا ہے، اور (اے لوگو!) تم سرکشی نہ کرنا بیشک، تم جو کچھ کرتے ہو وہ اسے خوب دیکھ رہا ہے)][4]۔ کوئی بھی گروہ جس کے اراکین راست بازی سے متصف ہوں ان کے کام میں بہتری ہوتی ہے، احوال مستحکم ہو جاتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے اللہ کے انہیں ان کے رزق فراہم کرنے کے وعدہ کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ [وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا (ور یہ (وحی بھی میرے پاس آئی ہے) کہ اگر وہ طریقت (راہِ حق، طریقِ ذِکرِ اِلٰہی) پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے)][5]۔

اے مسلمانو

اگر راست بازی اور استقامت اتنی اہم ہے، تو اسے حاصل کرنے کے لیے کیا چیز مدد کرتی ہے؟ کسی مسلمان کے ذریعہ راست بازی صرف اسی صورت میں حاصل کی جا سکتی ہے جب اسے اللہ رب العزت کا اچھا علم ہو، اور جو اپنے رب کی تعلیمات سے واقف ہو۔ یہ علم راست بازی کی جانب اس کی رہنمائی کرے گا اور اسے ناپاک خواہشات سے دور رکھے گا۔ [قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا () وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا (بیشک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا (اور اس میں نیکی کی نشو و نما کی)، (9) اور بیشک وہ شخص نامراد ہو گیا جس نے اسے (گناہوں میں) ملوث کر لیا (اور نیکی کو دبا دیا)][6]

---

[3] سورة البقرة - 112

[4]سورة هود-112

[5] سورة الجن-16

[6] سورة الشمس -- 9-10

دراصل، راست بازی کے حصول میں جو چیز معاون ہوتی ہے وہ ہے اپنے نفس کا مسلسل محاسبہ کرنا اور اس پر قابو پانا۔ حضور اکرم (ﷺ) نے فرمایا، "(ایک مرد دانا وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے (اور برے اعمال سے بچتا ہے) اور موت کے بعد کے لیے نیک اعمال کرتا ہے؛ اور احمق وہ فرد ہوتا ہے جو اپنی حرص و طمع سے مغلوب ہوتا ہے اور ان بے کار خواہشات کی تکمیل کے لیے اللہ رب العزت سے پوری کیے جانے کا متمنی ہوتا ہے۔")

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ آپ کا محاسبہ کیا جائے (یعنی آپ کے اعمال کا) اس لیے کہ اگر آج تم اپنا محاسبہ کرو گے تو کل تمھارے لیے جوابدہی آسان ہوجائے گی۔"

مزید یہ کہ، راست بازی کے حصول کے لیے دیانت دار افراد کی صحبت میں رہنے سے مدد ملتی ہے، جن سے کوئی مسلمان فائدہ اٹھا سکتا ہے، اور ایسے افراد سے ملاقات کرنے سے ان میں اللہ کی فرمانبرداری کو تقویت حاصل ہوگی اور آخرت کو یاد رکھنے میں اضافہ ہو گا۔ اللہ رب عظیم نے اپنے پیغمبر (ﷺ) کو ان الفاظ میں ہدایت کی [وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ((اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے، اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے)][7]۔

اس لیے اللہ سے ڈرو، اسے یاد کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو تاکہ تم اپنی زندگی اور آخرت دونوں میں خوش رہ سکو۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمھاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو بڑی عظمتوں اور جلال کا مالک ہے۔ اس نے ہمیں راست بازی کی پیروی کے لیے نیک اعمال کا حکم دیا اور اس کے بدلے میں ہمیں ہماری تمام جائز خواہشات کی تکمیل کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جو اللہ پر ایمان رکھنے اور بھروسہ کرنے والی اور اس سے ڈرنے اور مدد مانگنے والی تمام مخلوق میں سب سے اعلی اور بہتر ہیں۔ اللہ آپ (ﷺ) پر، آپ کے اہل بیت پر، اور صحابہ پر اور جس کسی نے آپ کی پیروی سچائی کے ساتھ کی، اس پر قیامت کے دن تک درود و سلام نازل فرمائے۔

اے اللہ کے بندو

کیا تمھیں معلوم ہے کہ جو اللہ رب کریم کی فرمانبرداری کرتا ہے اس کے لیے کیا انعامات ہیں؟ بے شک اس کے لیے جزائے عظیم ہے اور بڑا ثواب ہے۔ اس بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں [إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّـهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (٣٠) نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ (٣١) نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہم دنیا کی زندگی میں (بھی) تمھارے دوست اور مدد گار ہیں اور آخرت میں (بھی) اور تمھارے لئے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمھارا جی

---

[7] سورة الكهف - آیت 28

چاہیے اور تمہارے لئے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو، () (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔][8]"۔

جب کسی مسلمان کا دل راست بازی پر عمل کرتا ہے تو وہ ایمان کی روشنی سے منور ہو جاتا ہے اور جب اس کا دماغ راست بازی پر عمل پیرا ہونے کا اختیار اس طرح منتخب کرتا ہے کہ ہر برائی اور گناہ کے تصور سے بھی بچتا ہے، اور جب اس کا رویہ دوسروں کے ساتھ اس طرح مستحکم ہو جاتا ہے کہ کسی بھی قسم کی خیانت اور جھوٹ سے دور ہو جاتا ہے، تو وہ اپنی زندگی میں نیکی حاصل کیا ہوا، خوشیاں حاصل کیا ہوا متصور کیا جاتا ہے، اور اسے آخرت میں اپنے رب کی رضا اور عزت افزائی موصول ہوتی ہے۔ [إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّـهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ () أُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہی لوگ اہلِ جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ ان اعمال کی جزا ہے جو وہ کیا کرتے تھے)][9]

اس لیے اللہ سے ڈرو، اے اللہ کے بندو، اس کی فرمانبرداری کرو، گناہوں سے اجتناب کرو، اپنے رب کی رضا طلب کرو، ہمیشہ اس کا ذکر و شکر کرتے رہو، اس کے تئیں اپنے فرائض پابندی سے ادا کرتے رہو اور اس سے ڈرتے رہو۔ ان چیزوں کو طلب کرو جن کا وعدہ تمہارے رب نے پاکباز لوگوں کے کیا ہے اور اس چیز سے بچو جس سے اس نے منع فرمایا ہے تاکہ تم راست بازوں میں سے ہو جاؤ۔

اس لیے، پیغمبروں کے سردار پر درود و سلام بھیجو، جیسا کہ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے:[اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (بیشک اللہ اور ا س کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرمّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو)][10]۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنا إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنا إِبْرَاهِيْمَ یا اللہ! محمد (□) پر محمد (□) کی آل پر درود و سلام بھیج، جیسے کہ تو نے ابراھیم (علیہ السلام) پر اور ابراھیم (علیہ السلام) کی آل پر نازل فرمایا۔ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنا إِبْرَاهِيْمَ (اور محمد (□) پر محمد (□) کے اہل بیت پر برکتیں نازل فرما، جیسی کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم (علیہ السلام) پر اور آل ابراھیم (علیہ السلام) پر۔ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (بے شک (اے اللہ) تو ہی سب سے زیادہ تعریف کے لائق اور سب سے زیادہ عظمتوں والا ہے۔

اے اللہ، حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امہات المومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہو جا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

اے اللہ ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال رزق کی نعمت سے مالا مال فرما دے۔ اے اللہ تو ہی سب سے زیادہ شاندار اور عزت والا ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا فرما، یا اللہ! ظالموں اور کافروں کو نیچا دکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن و سلامتی عطا فرما۔

---

[8] سورة فصلت 30-32

[9] سورة الاعراف 13-14-

[10] سورة الاحزاب 56

یا اللہ! ہمیں اپنے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمارے اپنے وطن میں ہمارے لیے دیرپا سلامتی اور استحکام عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتوں سے مالا مال فرما اور حق پرستی کی سمت میں رہنمائی کرنے میں اس کی اعانت فرما۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ اے اللہ تو ہی سب سے زیادہ شاندار اور عزت والا ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی، اور عقبٰی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!

یا اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایات عطا کرنے کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرما بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہیں بھی جو وفات پاچکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! إِنَّ اللَّـهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (بے شک اللہ) ہر ایک کے ساتھ (عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور قرابت داروں کو دیتے رہنے کا اور بے حیائی اور برے کاموں اور سرکشی و نافرمانی سے منع فرماتا ہے، وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم خوب یاد رکھو)][11]

سورة النحل - 90